ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
بفضل خالق لباس و ستر نسخہ نصیحۃ العوام و تنبیہ الخواص مشہورہ
رسالہ ستر
باہتمام حاجی عفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اوس خالق کو جسنے کپڑا واسطے ستر عورت کے بنایا اور اپنے کلام پاک مین حکم ستر عورت کا خُذُوا
زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ سنایا اور درود اور سلام اوس رسول مقبول اور اوسکے آل و اصحاب پر جنھون نے
چراغ ہدایت کا شاہراہ یقین مین جلایا اور خلق اللہ کو ظلمات کفر اور تاریکی بدعت اور ضلالات سے بچایا بعد حمد
اور صلوٰۃ کے لکھتا ہی خادم العلما المفتقر الی اللہ الاحد فخر الدین احمد القادری النقشبندی الالہ آبادی کہ اکثر مومنین
اور مومنات اس زمانہ کے مسائل ستر عورت سے کہ کھولنا اوسکا نزدیک شارع کے حرام ہی واقف نہین اور جو
واقف اور آگاہ ہین اونکی توجہ اور عنایت جانب محو بدعت اور عادات جاہلیت کی مصروف نہین اسواسطے یہ رسالہ
مختصر اور عجالہ سو جز اردو زبان مین کہ مفید عوام اور منبّہ خواص اور کافۂ انام کا ہی لکھکر بنا اسکے ایک مقدمہ
اور دو فصل اور ایک خاتمہ پر رکھی اور نام اسکا نصیحۃ العوام اور منبہ الخواص رکھا اللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ کَاسْمِهٖ
مُفِیْدًا لِلْعَوَامِّ وَمُنَبِّهًا لِلْخَوَاصِّ وَکَافَّةِ الْاَنَامِ بِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ مقدمہ
بیان معنی ستر مین جاننا چاہیے کہ ستر بالفتح چھپانے کو کہتے ہین اور ستر بالکسر پردہ ستارہ بالکسر مانند اوسیکے ہی
ستار نام ایک پہاڑ کا ہی اور عورت اندام شرم آدمی کو کہتے ہین اور اوس چیز کو جسکے دکھلانے اور دیکھنے سے
شرم آوے وعورات جمع عورت ہی کذا فی الصراح فصل پہلی بیان فرضیت ستر عورت اور اوسکے وجوب اور
استحباب اور مباح اور مکروہ مین اللہ صاحب نے آٹھوین سیپارے قرآن مجید اور گیارھوین رکوع مین ارشاد
فرمایا خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ای اولاد آدم کے لے لو رونق ہر نماز کی وقت مولوی عبد القادر
قدس سرہ نے اس آیہ کی فائدہ مین لکھا ہی اپنی رونق یعنی لباس نماز مین فرض ہی مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا

اور عورت کو سارا بدن ننگا ہونا بدن کو... اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہو اور کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہین تمام ہوئی عبارت فائدہ کے راقم الحروف کہتا ہی کہ حاصل اس عبارت کا کہ کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہین یہ ہی کہ جو کپڑا ایسا باریک ہو جسمین بدن یا بال نظر آوین نزدیک شارع کے معتبر نہین یعنی ایسا کپڑا پہننا خلاف شرع اور عادات فساق سے ہی اور جو عورتین ایسا باریک کپڑا پہنتی ہین اونہین کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ کپڑا پہنے ہین اور ننگی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کپڑا ستر نہ چھپاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی کیونکہ پہننا اوس کپڑے کا فرض ہی جو ستر کو چھپالے اور دور کرے گرمی اور سردی کو اور دلیل اوسکی فرضیت پر آیۂ مذکورہ خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ہی کیون کہ انسان کو قدرت ادائے نماز پر بدون ستر عورت کی نہین اور بدون خلقت سے متحمل گرمی اور سردی کا نہین ہو سکتا پس واسطے دفع گرمی اور سردی کی محتاج ہی جانب لباس کے پس ہوا مانند کھانے اور پینے کے کہ دو نو انسان کو ضرور ہین اور سزاوار ہی کہ ہو یہ لباس روئی اور کتان سے اور متوسط ہو نفیس اور خسیس مین اور لائق ہی پہننا لباس غسیل کا تمام اوقات مین اور تکلف جدید کا نچاہیے اور دوسرا لباس مستحب ہی اور وہ ستر عورت اور اخذ زینت ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی کو خوش آتا ہی دیکھنا آثار اپنے نعمتونکا اپنے بندے پر اور تیسرا لباس مباح ہی مانند پارچہ جمیل واسطے تزئین کے جمعہ اور عیدین اور محفلونمین پہننا وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ جُبَّةٌ يَلْبَسُهَا يَوْمَ عِيْدٍ ترجمہ اسکا یہ ہی اور تحقیق روایت کی گئے کہ بیشک تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک جبہ کہ اوسکو پہنتے تہے عید کے دن اور چوتھا لباس مکروہ ہی جیسا پہننا واسطے تکبر اور اترانے کے اسکو اللہ صاحب نے آٹھوین سیپارے قرآن مجید کے دسوین رکوع مین ارشاد فرمایا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ترجمہ اسکا یہ ہو اے اولاد آدم کے ہمنے اوتاری تمپر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین یہ قدرتین ہین اللہ کے شاید وہ لوگ دہیان کرین اور اس آیت کے فائدہ مین مولوی عبد القادر مرحوم نے یہ لکھا ہی یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے اوتروائے پھر ہمنے تمکو دنیا مین تدبیر لباس کے سکھادے اب ہی لباس پہنو جسمین پرہیزگاری ہووے یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہی سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگو نکو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے تمام ہوئی عبارت فائدہ کی راقم الحروف کہتا ہی

کہ حاصل اس فائدہ کا یہ ہی کہ مرد کو لباس ابریشمی تقوی سے نہین یعنی مرد کو لباس ابریشمی پہننا حلال نہین جیسا کہ
ہدایہ مین مرقوم ہی لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ لُبْسُ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَيَحِلُّ لِلنِّسَاءِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنَّمَا حَلَّ لِلنِّسَاءِ
لِحَدِيْثٍ اٰخَرَ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عِدَّةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْهُمُ الْعَلِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ خَرَجَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ حَرِيْرٌ وَبِالْاُخْرٰى ذَهَبٌ وَقَالَ هٰذَانِ مُحَرَّمَانِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ
حَلَالٌ لِاِنَاثِهِمْ وَيُرْوٰى حَلٌّ لِاِنَاثِهِمْ تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی ترجمہ اس عبارت کا یہ ہی کہ حلال
نہین مرد کو پہننا حریر اور دیبا کا اور عورتونکو حلال ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پہننی حریر
اور دیباسے کہ دونو ابریشمی ہین اور فرمایا کہ تحقیق نہین پہنتا اوسکو مگر وہ شخص کہ جسکو نصیب نہین پہننا
اوسکا قیامت کے دن اور فقط حلال ہی عورتونکو پہننا اوسکا دوسری حدیث سے کہ اوسکو روایت کیا ہی
بہت صحابہ نے راضی ہو اللہ اون سب سے اونمین سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہین روایت کی علی
رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوے اور آپ کے ایک ہاتھ مین حریر اور دوسرے
مین سونا اور فرمایا کہ یہ دونو حرام ہین میری امت کی مردون پر اور دونو حلال ہین اس امت کی عورتون پر
اور ایک روایت مین وارد ہی لفظ حل بجای حلال ان کی تمام ہوئی عبارت ترجمہ کی جانا چاہیے کہ استعمال قلیل
اس لباس کا معفو ہی اور وہ مقدار تین یا چار انگشت جیسا کہ بیل یا سنجاب لگانا حریر کا کیونکہ مروی ہی کہ تحقیق
منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہننے حریر سے مگر بمقدار دو انگشت یا تین یا چار اور ارادہ کیا
اعلام یعنی آنچل اور حضرت علی سے مروی ہی کہ آنحضرت پہنتے تھے جبہ سنجاب لگا حریر سے هٰكَذَا فِي الْهِدَايَة
مسئلہ تکیہ حریر کا لگانا اور بستر حریر پر آرام کرنا جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے اور کہا صاحبین نے
مکروہ ہی اور جامع صغیر مین فقط قول محمد رح کو ذکر کیا نہ قول ابی یوسف کو اور نزدیک صاحبین کے پہننا
لباس ریشمی اور دیبا کا حرب مین لاباس بہ ہی مسئلہ جس لباس کا بانا ریشم ہو اور تانا غیر اوسکا استعمال اوسکا
لڑائی مین لاباس بہ ہی اور مکروہ ہی سوائے لڑائی کے مسئلہ زیور سونے کا مردونکو پہننا جائز نہین جیسا
حدیث سابق سے معلوم ہوا اور حکم چاندی کے زیور کا بھی یہی ہی مسئلہ انگوٹھی چاندی کی اور کمربند
اور حلیۃ السیف چاندی کا جائز ہی اور اوسکی اباحت مین وارد ہین آثار اور اخبار اور جامع الصغیر مین لکھا ہی
کہ انگوٹھی نہ پہنے مگر چاندی کی یہ تصریح ہی اسپر کہ انگوٹھی پتھر اور لوہی اور تانبے کی حرام ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ مین انگوٹھی تانبے کی دیکھکر فرمایا کیا ہی مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھمین
بو بتونکی اور دوسرے کے ہاتھ مین انگوٹھی لوہی کی دیکھکر فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون تجھپر لباس

دوزخیونکا مسئلہ انگوٹھی سونے کی مردون کو حرام ہی اور اگر کیل سونے کی نگینہ مین جڑی ہو تو لاباس بہ ہی مسئلہ
باندھنا دانتون کا سونے کے تار سے ممنوع ہی اور چاندی کے تار سے جائز ہی نزدیک امام اعظم کے اور
امام محمد نے سونے سے بھی جائز رکھا مسئلہ پہننا سونے اور حریر کا مکروہ ہی بچون کو یہ سب مسئلے ہدایہ مین
مذکور ہین اور حاصل اس عبارت کا کہ مرد دامن دراز نہ رکھے یہ کہ ایسا لباس پرہیزگاری سے نہین بلکہ مکروہ ہی
فِي الْغُنْيَةِ وَتَطْوِيلُ الذَّيْلِ مَكْرُوهٌ لِأَنَّهُ وَرَدَ فِي الْأَثَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ
إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ
مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ یعنی غنیۃ الطالبین مین مذکور ہی کہ دراز کرنا دامن کا مکروہ ہی جیسا کہ حدیث مین
وارد ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازارین مسلمان کی نصف پنڈلی تک
چاہیین اور اسمین کچھ حرج نہین اور اگر دونون کعب کے بیچ مین ہون تاہم جائز ہی اور جو نیچے ہون دونون کعب سے
پس وہ باعث آتش دوزخ ہی اور جو کھینچے اپنی ازار کو تکبر سے اللہ اوسکی جانب نظر نہین کرتا یعنی اوس سے بیزار ہی
اور حاصل اس عبارت کا کہ عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگون کو بدن نظر آئے اور اپنی زینت نہ دکہاوے یہ ہی
کہ عورتونکو بہت باریک کپڑا پہننا مکروہ ہی کیونکہ وہ ساتر نہین اور جو مرد ایسا لباس پہنے وہ فاسق اور اگر عورت
پہنے تو وہ فاسقہ ہی کما فی الغنیۃ وَيُكْرَهُ لُبْسُ مَا شَفَّ مِنْهُ الْأَبْدَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَإِنْ شَفَّتْ مِنْهُ الْعَوْرَةُ
كَانَ فَاسِقًا یعنی غنیۃ الطالبین مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی پہننا اوس لباس کا کہ ظاہر ہو اوس سے بدن اور اگر
کھلے اوس سے ستر عورت تو پہننے والا اوس کا فاسق ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورت پہنے تو وہ فاسقہ ہی
کیونکہ اوسکی نسبت تاکید پردہ اور ستر کی زائد ہی نسبت مرد کے **فائدہ** جالی کی کرتیان چھوٹی ہون یا بڑے اور
جالی کے دوپٹے عورتونکو پہننے حرام ہین کیونکہ لوگون کو بدن نظر آتے ہین اور زینت اونکی نمودار ہوتی ہی
اور جو کپڑا کہ خلاف عادات اپنی قبائل اور عشائر اور اہل بلد کی ہو اوسکے پہننے سے احتراز اور تنزیہ لازم ہی
جیسا کلی دار پاجامہ پہننا کہ یہ لباس عادات عشائر اور قبائل شرفا اور اہل تقوی سے نہین بلکہ استعمال اسکا
عادات قبائل اور عشائر فساق سے ہی اور جیسی پہننا لباس انگریزی کہ یہ لباس عادات اہل بلاد اپنے سے نہین
زنان صالحات اور رجال صالحین او متقین کو لازم ہی احتراز اور اجتناب ایسے لباسون سے کما فی الغنیۃ
وَأَمَّا الْمُتَنَزَّهُ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّ لِبْسَةٍ يَكُونُ بِهَا مُشْتَهِرًا بَيْنَ النَّاسِ كَالْخُرُوجِ عَنْ عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ
وَعَشِيرَتِهِ اور فائدہ سابقہ سے معلوم ہوا کہ جو جامہ ساتر نہو اوسکا پہننا ممنوع ہی ظاہر ہی کہ پاجامہ کلی دار
قطع نظر ممنوعات شرعیہ اور قبائح سابقہ کی خوب ساتر نہین پس ایسا پاجامہ پہنے کہ وہ ساتر زیادہ اور ممدوح ہو
اور یہ وہ پاجامہ ہی کہ اوپر سے فراخ اور نیچے سے تنگ ہو جیسا کہ استعمال اوسکا عادات عرب سے ہی آ

شارع نے بھی اوسکی ہی کی فِي الْغُنْيَةِ وَقَدْ مَدَحَ الشَّرْعُ السَّرَاوِيلَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّرَاوِيلُ
نِصْفُ الْكِسْوَةِ وَهِيَ فِي حَقِّ الرِّجَالِ آكَدُ وَيُكْرَهُ تَوْسِيعَةُ بَوَائِكِهِ وَتَضْيِيقُهَا أَوْلَى وَأَحَبُّ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ
لِلْعَوْرَةِ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ یعنی غنیہ مین مذکور ہی کہ تحقیق
مدح کی شارع نے پایجامہ کی بقول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سراویل آدھا لباس ہی اور وہ مردون کے حق مین
موکد تر ہی اور مکروہ ہی وسیع رکھنا پایچون کا اور تنگ پہننا اولی اور محبوب تر ہی اسواسطے کہ زیادہ چھپانا ہی
عورت کو اور بتحقیق روایت کی گئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخش دے تو پایجامہ پہننے
والون کو جاننا چاہیے کہ آنحضرت نے پایجامہ پہننے والون کے مغفرت چاہی اور معلوم نہین کہ آپ پہنا یا نہین
محقق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراویل پہننے مین اختلاف ہی
بعضون نے جزم اور یقین کیا اسپر کہ آنحضرت نے اوسکو نہین پہنا اور شمنی نے شرح شفا مین لکھا کہ آنحضرت نے
اوسکو پہنا ہی لیکن خرید فرمانا آنحضرت کا سراویل کو معلوم اور متفق ہی چنانچہ جامع الاصول مین حدیث ترمذی
اور ابی داود سے نقل کیا اور مشکوۃ مین احمد اور ابن ماجہ اور دارمی سے روایت کی کہ یہ خرید کرنا سراویل کا مکہ
مین تہا اور ابی علی موصلی نے اپنی مسند مین بسند ضعیف ابے ہریرہ سے روایت کی کہا ابے ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہ ایک روز مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بازار مین گیا آنحضرت نے چار درم کو سراویل
خرید کے اور اہل سوق کو ایک وزان یعنی تولنے والا کہ کھینچتا تھا قیمتون کو مقرر تھا آنحضرت نے اوسکو فرمایا
کھینچ اور جہب تر کھینچ اوس مرد وزان نے کہا کہ مینے کسی سے نہین سنا کہ قیمت کی دینے مین یہ کلمہ کہے اوسوقت
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا واے تجہہ پر کہ پہچانتا نہین اپنے پیغمبر کو یہ سنتے ہی مرد وزان ترازو کو اپنے ہاتھ سے
اگرا کر کہڑا ہوا تا دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چومی آنحضرت نے دست مبارک اپنا اوس سے
کھینچکر فرمایا کہ یہ عادت عجمیون کی ہی کہ ساتھ اپنے بادشاہ کے کرتے ہین اور مین بادشاہ نہین بلکہ ایک مرد
ہون جنس تمہاری سے پہر آنحضرت سراویل لیکر روانہ ہوئی ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ مینے چاہا کہ اوسکو
آنحضرت کی دست مبارک سے لے لون اور اوسکو اوٹھالے چلون اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ ساتھ اوٹھانے
متاع اپنے کے صاحب متاع سزاوار تر ہی مگر وہ کہ ضعیف ہو اور اوٹھا نسکے پس اوسوقت بھائی اوسکا مدد
اور یاری اوسکی کرے کہا مینے یا رسول اللہ آپ پہنتے ہین ازار کو فرمایا ہان پہنتا ہون حضر اور سفر مین اور رات
اور دن مین اسواسطے کہ مین مامور بستر ہون اور نہین پاتا ساتر زیادہ اس سے کوئی جامہ اور ابن حبان اور
طبرانی اور دار قطنی اور عقیلی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا مگر باسانید ضعیفہ اور مدار اس حدیث کا یوسف بن زیاد
واسطے پر ہی اور وہ ضعیف ہی بالجملہ خرید کرنا ازار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور ثابت ہی

اور ابن قیم نے کتاب ہدی النبی مین لکھا کہ ظاہر یہ ہی کہ خریدنا واسطے پہننے کے تھا مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سراویل پہنے اور اصحاب بھی زمان شریف مین باذن آنحضرت کے پہنتے تھے اور بخاری ترجمہ مین لایا
اور کہا باب السراویل ولیکن کوئی حدیث اوسکے پہننے پر نہ لایا اسواسطے کہ صحیح نہین ہوا اوس طریق اور شرط سے
کہ نزدیک اوسکے معتبر تھی اور منقول ہی کہ جس روز امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ازار پہنے تھی اور
مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختیار کرو پہننے سراویلات کو کہ وہ تمہارے کپڑون مین ساتر
ترین ہی اور محصن اور محفوظ کرو اپنی عورتونکو اوس سے جب کہ باہر آوین یعنی ازار اونکی ساتھہ مناسب تر اور
لائق تر ہی وقت باہر آنے کے ہکذا نقل البعض بعض المصنفین اور جمع الجوامع مین سیوطی نے امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے روایت باین لفظ کی ہی کہ فرمایا امیر المومنین رض نے کہ مین بقیع مین روز باران نزدیک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا تھا کہ ایک عورت گدہی پر سوار گذری اوپر اوسکے کچھ بوجہ تھا اوس گدہی نے
لغزش کی اور زمین نشیب مین گرا اور وہ عورت بھی گری زمین پر اوسوقت اوس سے منہ اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پھیر لیا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عورت سراویل پوش ہی پھر سبب منہ پھیرنے کا کیا ہی اوسوقت
آنحضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ اُمَّتِیْ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّخِذُوا السَّرَاوِیْلَاتِ فَاِنَّہَا مِنْ
اَسْتَرِ ثِیَابِکُمْ وَحَصِّنُوْا بِہَا نِسَاءَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْعُقَیْلِیُّ فِی الضُّعَفَاءِ وَابْنُ عَدِیٍّ فِی الْاَدَبِ
وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ اور کہا کہ ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین لایا ولیکن صواب نکیا اور یہ
حدیث نزدیک میرے ثابت ہی بطریق متعددہ واللہ اعلم تمام ہوا ترجمہ عبارت شرح محقق کا مسئلہ فتاوے
سراج المنیر مین ترغیب الصلوۃ سے نقل کیا ہی کہ اگر ایک عورت کپڑا باریک یا تنگ پہنتی ہی کہ اوس سے اندام
اوسکا نظر آتا ہی یا دوپٹے باریک اوڑہتی ہی کہ اوس سے بال اوسکے نمودار ہوتے ہین گو کہ وہ مکان تاریک
مین ہو کہ اوس جا کوئی نہو اور نماز پڑہی نماز اوسکی جائز نہین اسواسطے کہ ستر عورت واسطے حرمت نماز کے ہی
تنبیہ انسان کو لازم ہی کہ قمیص پہنے گندہ نہ باریک جیسا آیہ سابقہ سے مفصلا معلوم ہوا اور حدیث مین
وارد ہی کہ مَنْ رَقَّ ثَوْبُہٗ رَقَّ دِیْنُہٗ یعنی جس شخص کا کپڑا باریک ہوا اوسکا دین بھی باریک اور رقیق ہوا
اور سبب اسکا تکبر ہی کہ حاصل ہوتا ہی رقت ثوب سے اور ترک زہد لذات اور شہوات سے اور ترک مجاہدہ سے
کہ وہ اصل دین ہی اور لائق ہی کہ قمیص بلا پیوند کے نہ اوتارے کہ وہ سنت ہی اور جو اوتارے اوسکو فقیر کو دے
تا کہ ہووے اللہ کے حرز مین اور وقت پہننے قمیص کے یہ دعا پڑہی کہ مسنون ہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْ ھٰذَا
الْقَمِیْصَ اَوِ الرِّدَاءَ اَوِ الْعِمَامَۃَ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ
مَا صُنِعَ لَہٗ اور پارچہ سپید پہنے کہ وہ محبوب ہی سب رنگون سے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور تہی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہنتے تہے سبز اور صوف اور زینت سے کہ ستر عورت کی اور تزیین
واسطے دوستی مسلمانون سے کے اور ہر شی کی پہننے مین بدایت بہ یمین کرے اور اوتارنے مین بدایت بہ یسار
اور شروع بہ بسم اللہ اور انتہا بہ تحمید کرے اور پایجامہ بیٹھہ کے پہنے تو آفت سے محفوظ رہی اور عمامہ باندہے
کیونکہ عمامہ نسبت عرب کی ٹوپیان ہین نسبت عجم کی اور اوسمین وقار ہی اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ عمامہ پہنو تا زیادہ کرے عقل اور بزرگی کو عمامہ فارق ہی درمیان ہمارے اور مشرکون کے اور ایک روایت مین
عمامہ فارق ہی درمیان کفر اور ایمان کے اور دیا جاوی گا ایک نور عوض ہر پیچ دستار کے دن قیامت کو کہ پہیر تا ہی
اوسکو مرد سر پر دو رکعت نماز بہ عمامہ بہتر ہی ستر رکعت بی عمامہ سے نفل ہو یا فرض پگڑی باندہ کے آو مساجد مین
کہ پگڑیان ٹوپی مسلمانون کی ہین لازم پکڑو پگڑیان کہ وہ سیماے ملائکہ ہی پروردگار تعالی نے مدد کی میری روز بدر
اور حنین کے ملائکہ سے کہ پگڑیان پہنے تہے کذا فی شرح سفر السعادت اور شملہ بقدر یک بالشت کے بین الکتفین
چہوڑے یا موضع قعود یا نصف ظہر تک رکہے اور یہ متوسط مرضی اور محبوب ہی اور کل مروی ہی اور پارچہ جدید
شب جمعہ یا جمعہ کو پہنے اور خوشبو ملے اور طیب کو رد نکرے کہ یہ مروی ہی اور محبوب تر مرد کو وہ خوشبو ہی
کہ رنگ اوسکا مخفی ہو اور خوشبو اوسکی ظاہر اور عورت کو بالعکس اسکے چاہیے کذا فی عین العلم **فصل دوسری**

**بیچ بیان مقدار ستر عورت کی زن اور مرد سے اور بیان مقدار غلیظہ اور خفیفہ اور اوسکے کہلنے کی ممانعت مین**
**اور شرط ستر اوسکی ہین اور بیان مین اس امر کے کہ جو ساتر نہ پاوے تو کیا کرے** جاننا چاہیے کہ آدمی دو قسم
ہین ایک مرد اور دوسری عورت اور عورت مرد سے دو قسم ہی ایک بی بی اور دوسری لونڈی عورت مرد زیر ناف سے
تا زیر زانو ہی مگر امام احمد کے نزدیک چہپانا ایک دو شانے کا نہے شرط ہی اور نزدیک امام مالک کے عورت فقط قبل
اور دبر ہی اور جو کہ عورت مرد ہی وہی عورت لونڈی کا ہی گو کہ وہ لونڈی خنثی یا مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد ہو
مگر لونڈی کا پیٹ اور پیٹہہ بہی عورت ہی اور دو پہلو اوسکے اور عورت بی بی گو کہ خنثی ہو تمامی بدن اوسکا ہی
سواے منہ اور دو ہتیلی اور قدمین کی اور عورت سے دو ہین ایک غلیظہ اور دوسری خفیفہ غلیظہ مانند
قبل اور دبر اور گرداگرد اوسکے اور خفیفہ سواے اوسکے تمامی اعضا کذا فی الدر المختار و خزانۃ المفتین مسئلہ ایک
لونڈی نماز پڑہتی ہی اوس حالت مین اوسکے مولی نے اوسکو آزاد کیا اگر اوسنے حتی الامکان اپنا ستر کیا نماز
اوسکی صحیح ہوئی اور اگر ستر نکیا نماز اوسکی ناروا ہوئی گو وہ لونڈی اپنے آزادی سے آگاہ ہو یا نہو مسئلہ کہا شوہر نے
زوجہ سے کہ اگر پڑہی تو نے نماز صحیح تو حرہ ہی پہلے پڑہنے نماز صحیح سے پہر پڑہی اوسنے نماز بلا قناع کے
وہ آزاد ہو گئے اور لغو ہوئی قبلیت اور عورت بی بی کا گو کہ وہ خنثی ہی تمام بدن اوسکا ہی حتی کہ بال اوسکا سر سے
نیچی لٹکا ہی اوپر مذہب صحیح کے مگر منہ اور دو ہتیلی عورت نہین اور پشت کف عورت ہی علی المذہب اور

قدمین بہی عورت ہین علی المعتمد اور آواز اوسکی عورت ہی اور رجحان اسیکو ہی اور دونون کہنیان عورت ہین قول مرجوح پر مسئلہ منع کی جاوی عورت جوان کہولنے منہ سے مردون مین گو کہ منہ ستر نہین مگر اسمین خوف فتنہ ہی جیسا کہ چہونے اور مس کرنے منہ مین گو کہ مرد محفوظ الشہوت ہو کیونکہ مس اغلظ ہی کہولنے منہ سے اور اسی جہت سے ثابت ہوئی حرمت مصاہرت کی مسئلہ جائز نہین نظر جانب منہ عورت جوان کے شہوت سے جیسا جائز نہین نظر جانب امرد کے شہوت سے کیونکہ حرام ہی نظر جانب ان دونون کی جسوقت کہ شک ہو شہوت مین لیکن اگر شہوت نہو تو مباح ہی گو کہ وہ شکیل اور جمیل ہو کما اعتمدہ الکمال اور کہا کہ حلت نظر موقوف ہی ساتھ نہونے شہوت کے باوصف اس بات کے کہ منہ عورت سے نہین ہکذا فی الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین لکہا ہی کہ دخول عورتون پر پندرہ برس تک جائز ہی مسئلہ ممنوع ہی کہولنا چوتھائی عضو کا عورت غلیظہ اور خفیفہ سے بقدر ادا ے رکن کے عورت غلیظہ قبل اور دبر اور جو گرد اگرد ان دونون کی ہی اور خفیفہ جو سوا اسکے ہو مرد اور عورت سے جیسے کہلنا چوتھائی پنڈلی یا پیٹ یا ران یا دبر یا بال اوسکے سر کا جو لٹکتا ہی یا چوتھائی ذکر مفرد یا انثیین کا مانع جواز نماز ہی کذا فی شرح الوقایۃ والدر المختار فائدہ جاننا چاہیے کہ شرط چھپانا عورت کا غلیظہ ہو یا خفیفہ غیر سے ہی گو کہ یہ چھپانا حکمی ہو جیسی مکان تاریک مین نہ چھپانا اپنے ستر کو آپ سے اور یہی مفتی بہ ہی مسئلہ اگر دیکہا مصلی نے اپنے ستر کو نماز فاسد نہوئی گو کہ یہ دیکھنا مکروہ ہی ہکذا فی الدر المختار مسئلہ ایک شخص نے کرتا پہنے نماز پڑہی کہ وہ کشادہ جیب ہی نماز اوسکی جائز ہوئی گو کہ نظر اوسکی وقت رکوع کے واقع ہوئی ستر عورت پر کیونکہ عورت اوسکا اوسکے حق مین عورت نہین اور اگر واقع ہوئی نظر اوسکی ستر غیر پر تو بھی نماز جائز ہوئی نہ فاسد ہکذا فی خزانۃ المفتین مسئلہ پستان عورت کی جب کہ نہو بلند وہ تابع سینہ ہی یعنی جبکہ چوتھائی سینہ کہلا نماز فاسد ہوئی اور اگر ہو کبیرہ وہ متبوع بنفسہا ہی یعنی اگر وہ چوتھائی کہلے بلا سینہ کے تو بھی نماز فاسد ہوئی کذا فی السراجیہ مسئلہ عورت نے دونون ہاتھ اوٹھانے کے واسطے شروع نماز کے پھر کہلا دونون آستینون اوسکی سے پیٹ اوسکا یا دونون پہلو اوسکے درست نہوا شروع نماز مین مسئلہ کہلنا چوتھائی کان واحد یا پستان واحد کا مانع جواز نماز ہی کیونکہ یہ عضو تام ہی مسئلہ کہلا نمازی کا تھوڑا سا بال اور تہوڑی سے ران اور تہوڑی سی پنڈلی اور پیٹھ اور پیٹ کہ اگر اوسکو جمع کیجیے تو مقدار چوتھائی بال یا ران یا چوتھائی پنڈلی کی ہوئی ایسی صورت مین جائز نہوئی نماز اوسکی کیونکہ کل اوسکا عورت واحد ہی کہا صاحب قدوری نے یہ تصحیح ہی دو امر پر اور لوگ اس سے غافل ہین ایک یہ کہ معتبر نہین جمع بالاجزا جیسا چھٹا حصہ یا ساتوان حصہ بلکہ معتبر بالقدر ہی دوسری یہ کہ کہلنا کل عضو سے اگر پہنچی مقدار چوتھائی چہوٹی کل عضو سے تو مانع جواز نماز ہی حتی کہ اگر کہلا نوان حصہ کان یا پنڈلی سے جائز نہوئی نماز کیونکہ کہلا مقدار چوتھائی کان سے کذا فی القنیہ مسئلہ نمازی نے مقدار باذکر ناستر کرکے نماز پڑہی تو گنہگار ہوا کیون کہ اوسنے بالکل ترک زینت کی اور وہ زینت پر مامور ہی

کذا فی المحیط **فائدہ** مضمرات مین فقیہ ابی جعفر سے نقل کی کہ مستحب مرد کو قمیص اور ازار اور عمامہ ہی اور عورت کو قمیص اور
اوڑھنی اور مقنعہ **مسئلہ** ایک آدمی نے سر کہلے نماز پڑہی بسبب حرارت اور تخفیف کی نماز اوسکی مکروہ ہوئی اور اگر
واسطے خشوع اور تضرع کی پڑہی تو لاباس ہی کذا فی الحاوی اور عنایہ مین لکہا ہی کہ مطلقاً مکروہ ہی **مسئلہ** ایک
شخص نے نماز پڑہی کرتہ پہنے کہ کشادہ جیب ہی بلا تہ بند کی نماز جائز ہوئی گو کہ وہ دراز ریش نہو وہو المختار کذا فی التتر
**مسئلہ** ایک شخص نے نماز پڑہی پائجامہ پہنے اور سوائے اوسکے دوسرا کپڑا بدن پر نہین اور کہلا اوس سے
مقدار چوتہائی کے درمیان ناف اور عانہ کے فاسد ہوئی نماز اوسکی کذا فی السراج المنیر منقولا عن الینابیع **مسئلہ**
ایک شخص کا ستر کہلا نماز مین اور اوسنے فی الفور چہپا لیا نماز اوسکی بالاجماع جائز ہوئی کیونکہ کثیر الانکشاف زمان قلیل
مین عفو ہی جیسے قلیل الانکشاف زمان کثیر مین عفو ہی اور اگر ادا کیا ایک رکن مع الانکشاف پہر چہپا یا بدن کو
فاسد ہوئی نماز اوسکی بالاجماع اور اگر نہ ادا کیا لیکن درنگ کی اسقدر کہ ممکن ہی ادائی رکن اوسمین پہر چہپا لیا اس صورت
مین نزدیک ابی یوسف رح کے نماز فاسد ہوئی اور نزدیک امام محمد رح کے فاسد نہوئی **مسئلہ** اگر مصلی نہ پاوے
ساتر نماز بیٹہہ کر پڑہی جیسا نماز مین بیٹہتا ہی اور عند البعض دراز کرے دونون پاؤنکو اور اشارہ کرے رکوع اور
سجود مین اور یہ افضل ہی کہڑے ہو کر پڑہنے سے کہ رکوع اور سجود اوسمین کرتا ہی اور کہڑے ہو کر باشارہ پڑہنے سے
بلا رکوع وسجود کیونکہ ستر مقصود تر ہی اولے ارکان سے کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر مباح کیا گیا واسطے نمازی کے
ایک کپڑا گو یہ اباحت بعاریت ہو اسوقت مین قدرت اوسکی کپڑے پر ثابت ہوئی اور اصح یہی ہی اور اگر ایک
شخص نے وعدہ عطای کپڑے کا کیا چاہیے کہ منتظر اوسکا رہی جب تک کہ خوف فوت نماز ہو ہذا ہو الاظہر جیسا
امیدوار پانی اور کپڑے اور طہارت مکان کو انتظار چاہیے **سوال** اگر کپڑا بثمن مثل ہم پہنچے تو مول لینا لازم ہی یا نہین
**جواب** سزاوار اور لائق مول لینا ہی کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر پایا نمازی نے ساتر کہ کل اوسکا نجس ہی یا اقل
چوتہائی سے طاہر ہی مستحب ہی نماز اوسکی اوس مین اور جائز ہی اشارہ جیسا سابق گذرا اور واجب کہا امام محمد نے
پہننا اوسکا اور مستحسن جانا اسرار مین اور اسی کے قائل ہین ایمہ ثلاثہ اور اگر چوتہائی طاہر ہو تو واجب ہی اوسکو پہن کر
پڑہنا کیونکہ طہارت چوتہائی بمنزلہ طہارت کل کے ہی اور یہ اوس صورت مین ہی کہ اگر نپاوے پانی کہ زائل کرے
نجاست کو یا کم کرے اوسکو پس واجب ہی پہننا دونون مین اوس کپڑے کا کہ قلیل النجاست ہو اور ضابطہ اس مین
یہ ہی کہ جو مبتلا ہو دو بلاؤن مین اگر دونون برابر ہین اختیار ہی اوسکو کہ جسکو چاہی اختیار کرے اور اگر مختلف ہون خفیف تر
اختیار کرے کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر پاوے حرّہ بالغہ ساتر کہ چہپاوے بدن اوسکا ساتہہ چوتہائی سر کے واجب ہی
چہپانا دونون کا یہہ اگر سر کہلا تو اعادہ کرے نماز بخلاف مراہقہ کی کیونکہ جب ساقط ہوا ستر اوسکا بعذر روح کے
تو بعذر سقوط اوسکا اولی ہی اور اگر ہو ساتر کہ چہپاوی اقل چوتہائی سر سے تو ستر اوسکا واجب نہین بل مستحب ہی

اور اگر پاوے مکلف ساتر کہ چہپاوے بعض سر کو واجب ہی چہپانا اوسکا ذکر کیا اسکو کمال نے اور حلبی نے اسپر زیادہ کیا اور کہا گو کہ وہ ساتر قلیل ہو لیکن یہ عبارت مقتضی وجوب ستر ہی مطلقاً مصلی مراہقہ ہو یا مکلف فتامل کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر کپڑا اتنا ہی کہ آگا اور پیچہا دونون چہپے تو دونون چہپائی اور اگر اتنا نہو تو کیا کرے کہا بعض نے کہ پیچہا چہپائی کیونکہ کہلنا اوسکا افحش ہی رکوع اور سجود مین اور کہا بعض نے کہ آگا چہپای یہ دونون روایت بحر مین بلا ترجیح مذکور ہین اور نہر الفائق مین لکہا ہی ظاہر خلاف اولویت مین ہی اور مفاد علت مذکورہ کا یہ ہی کہ اگر مصلی نے پڑہی نماز باشارہ تو متعین ہوا چہپانا آگے کا پہر ران پہر پیٹ عورت کا اور پیٹہہ اوسکی پہر زانو پہر باقی برابر **مسئلہ** اگر نہ پاوے مکلف مسافر وہ چیز کہ زائل کرے اوس سے نجاست یا کم کرے بسبب دور ہونے ایک میل کے یا واسطے پیاس کے تو اوسکو پہنے نماز پڑہی یا ننگا اور اوسپر اعادہ نماز نہین یہ حکم مسافر کو ہی اور مقیم کو ساتر شرط ہی گو کہ مالک اوسکا نہو ہکذا فی الدر المختار

## فصل تیسری

بیچ بیان لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام جامہ پنبہ وار پہنتے اور کبہی پشمینہ یا کتان اور سوا اسکے جو میسر ہوتا لباس سے اوسپر اکتفا فرماتے مثل جبہ اور قبا اور پیراہن و زیر جامہ اور ردا اور موزہ و نعل مشارق الانوار مین قاضی عیاض نے نقل کیا کہ جُبّہ پارچہ مقطوع اور دوختہ کو کہتے ہین جامع ترمذی مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبۂ رومیہ پہنا کہ آستینین اوسکی تنگ تہین اور ایک روایت مین جبۂ شامیہ تنگ آستین کہ وہ صوف سے تہا اور دست مبارک اوس سے نکال کر وضو کیا یعنی نہایت تنگ تہا آور وارد ہی کہ اوسکو آنحضرت نے سفر مین پہنا تہا اور حدیث دوسری کہ اوسکو مسلم نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کیا کہ آنحضرت باہر لائی جبۂ طیالسیہ کسروانیہ کہ زیر بغل اور ہر دو شق اوسکے آگے اور پیچہے دیبا سے سیی تہی اور کہا اسماء بنت ابی بکر نے کہ یہ جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوسوقت تہا جسوقت آنحضرت نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہی اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی وہ جبہ مجکو ملا اور آنحضرت اوسکو پہنتے تہے اور اب مین اسکو دہو کر بیمارون کو دیتی ہون تو شفا پاوین **فائدہ** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک یہ کہ جبۂ تنگ آستین کہ اوسکے بلا اوتارے وضو ممکن نہو پہننا اوسکا سنت ہی دوسرے یہ کہ پارچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور کسی کامل کا تبرکاً دہو کر پینا یا پلانا باعث شفای بیمار ہی تیسرا فائدہ یہ کہ پہننا اوس کپڑے کا کہ سیا ہوا دیبا سے اور زیادہ چار انگشت سے نہو تو جائز بل سنت ہی جاننا چاہیے کہ قمیص محبوب ترین جامہا ہی آنحضرت کا تہا اور آستین اوسکی بند دست تک تہی اور اوسمین تکمے لگے تہے اور جیب اوسکا بالای سینہ تہا جیسا کہ اب متعارف تمام دیار عرب ہی اور کبہی آنحضرت عذبہ یعنی شملہ میان دو شانہ چہوڑتے اور کبہی عمامہ بے عذبہ پہنتے اور کبہی زیر گردن شملہ چہوڑتے اور فضیلت عمامہ فصل اول مین مذکور ہوئی اور یہ بہی پوشیدہ نہ ہی کہ شملہ

رکھنا عمامہ مین سنت ہی ایکن دوام نہین ترمذی نے شمائل مین ابن عمر سے روایت کی ہی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جبکہ عمامہ پہنتے سدا کرتے یعنی ایک طرف عمامہ کو ارسال کرتے اور روایت مسلم مین یہ ہی کہ چھوڑتے طرف عمامہ کو میان دو شانہ اپنی کے اور بیچ نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہی کہا حریث نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منبر پر اور تھے سر مبارک پر دستار سیاہ کہ چھوڑا تھا طرف اوسکی کو میان دو شانہ کی اور مسلم نے بھی جابر سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور عمامہ سیاہ پہنے تھے اس حدیث مین ذکر شملہ کا نہین اس جابر سے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ نہ تھا لیکن بعضون نے کہا ہی کہ وقت آنے مکہ معظمہ کے قصد قتال تھا اور خود سر مبارک پر تھا اسوقت مین ارسال نکیا اور ہر موطن اور مقام مین وہ کیا کہ مناسب وقت تھا کذا فی مواہب اللدنیہ **خاتمہ** بیان مین اس بات کے کہ مستورات اپنے گھر مین رہین اور محل زینت اور اوسکی ستر مین جانا چاہیے کہ عورتونکو لازم ہی کہ اپنے گھرون مین رہین اور بلا ضرورت گھرون سے باہر نہ آئین اور نہ بالاخانہ پر نہ چڑھین کہ لوگ اونکو دیکھین اور گھر کے باہر نظر نہ ڈالین باپ اور بھائی اور بیٹا اونکے باہر جانے پر راضی نہون اور شوہر اذن نہ دے مگر سات جگہ پہلے واسطے عیادت والدین اور اونکی تعزیت کے دوسری بنا بر ملاقات محارم اور اونکی عیادت کی تیسری دودہ پلانے کے لیے اگر عورت قابلہ اور دایہ ہو چوتھی واسطے غسل میت کے اگر وہ غسالہ ہو پانچوین واسطے طلب ایک حق کے کہ دوسری پر ہو چھٹے واسطے اداے حق غیر کے کہ اوسپر ہو ساتوین حج اور طلب علم دین ضروری کے لیے اوس صورت مین کہ اوسکے گھر مین مرد فقیہ نہو اور سواے ان سات محل کے اگر نکلی تو اذن دینے والا اور راضی ہونے والا عاصی اور گنہگار اور بدکردار ہو کذا فی المضمرات فی کتاب النفقات فی عین العلم وَیَلْزَمُ الْمَرْأَۃُ قَعْرَ الْبَیْتِ وَلَا تَرْفَعُ عَلَیْہِ وَلَا تَنْظُرُ اِلیٰ خَارِجِ الْبَیْتِ نَظْرُھَا اِلَی الرِّجَالِ فِتْنَۃٌ وَاُمِرَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ بِالْاِحْتِجَابِ عَنِ الْاَعْمٰی وَلَا بَأْسَ بِالْخُرُوْجِ فِیْ مُھِمِّ الدِّیْنِ یہ ماخوذ ہی آیۂ قرآنی سے کہ اللہ صاحب نے قرآن مجید مین فرمایا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ آخر آیت تک شوہر کو جائز نہین کہ عورت کو اذن دے واسطے زیارت یا عیادت اور تعزیت اور مہمانی نامحرمون کی کہ اونکے ساتھہ نکاح اوس عورت کا جائز ہو اور اگر نامحرمون کے گھر جائی تو عورت اور شوہر اوسکا دونون گنہگار ہون کذا فی المحیط شوہر کو لازم ہی کہ عورت کی اطاعت نکرے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طَاعَۃُ النِّسَآءِ نَدَامَۃٌ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ طاعت عورتون کی ندامت اور پشیمانی ہی ولنعم ما قال **نظم** طاعت زن مکن اگر مردی ✻ زانکہ دارد خیال شیطانی ✻ ہر کہ در طاعت زنان کوشد ✻ حاصل او بود پشیمانی ✻ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَۃِ تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ یعنی ہلاک ہوا بندہ زن و بندہ درہم عورتونکو گھر سے نکلنا واسطے سیکھنے شرائع اور علوم دین کے جائز ہی بشرطیکہ مرد فقیہ گھر مین نہو مانند

باپ بھائی بیٹے کے اگر یہ لوگ نہون تو گھر سے باین عنوان باہر آوے کہ چادر کہنہ سر سے اوڑہی اور نیچے اوسکے

پارچہ غلیظ مانند کملی کے ہو اور منہ پر نقاب باندھی اور کوئی چیز اپنے منہ مین لے کہ بات نہ نکلے اور عصا ہاتھ

مین مانند بڑہیون کی لیکر واسطے سیکھنے علم شریعت اور احکام دین کے گھر سے باہر نکلے کذا فی ترغیب الصلوۃ

مردون کو لازم ہی کہ تعلیم علوم دینیہ ضروریہ عورتونکو کرین مانند طہارت و غسل و صوم و صلوۃ و حیض

و نفاس اور سوا اسکے اور اگر نہ سکھاوین تو گنہگار ہونگے جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا یعنی اے ایمان والو بچاؤ تم اپنی ذاتونکو اور اپنے اہل و عیال کو

آتش دوزخ سے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ

عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى

اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰى بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ

رَّعِیَّتِهَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ

رَّعِیَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ جاننا چاہیے کہ نکلنا عورتون کا باہر اپنے گھر سے واسطے نوحہ یا اور معاصی کے

حرام ہی اور اسیطرح نکلنا اونکا شادیون مین بن ٹھن کر واسطے دیکھنے غیر محرمون کے اور لہو و لعب کرنا اور

کلمات شہوت انگیز اور ہنسی اور مزاح نامحرمون سے کرنا اور گانا آواز بلند سے اور بجانا ڈہول اور دف

اور مجیر الہو و طرب کہ شہوت انگیز اور فتنہ خیز ہو اور باتین ناشایستہ کہنا اور جھانکنا دلہن دولہا کو شب

زفاف مین یہ سب حرام ہی زنان عفیفہ اور پارسا کو احتراز اور تقوی ایسی چیزون سے لازم ہی لقولہ علیہ

الصلوۃ والسلام کُلُّ لَهْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثَةً مُلَاعَبَةُ اَهْلِهٖ وَتَادِیْبُهٗ لِفَرَسِهٖ وَمُنَاضَلَتُهٗ

بِقَوْسِهٖ یعنی تمام لہو اور بازی مسلم کی حرام ہی مگر تین لہو ایک لہو لعب کرنا اپنی بی بی سے دوسری لہو وہ

جو اپنے گھوڑی کے ساتھ کرتا ہی یعنی اوسکو ادب سکھاتا ہی تیسری لہو وہ ہی جو تیر اندازی مین کرتا ہی

وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰى یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ یعنی اے ایمان والو

ہنسی اور مزاح نکرے ایک قوم دوسری سے لگتے ہی یہ بات کہ قوم دوسری بہتر ہو قوم پہلے سے وَفِی

الدُّرِّ الْمُخْتَارِ مَنْقُوْلًا عَنِ السِّرَاجِ وَدَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ عَلٰى اَنَّ الْمَلَاهِیَ کُلَّهَا حَرَامٌ وَیَدْخُلُ عَلَیْهِمْ بِلَا

اِذْنِهِمْ لِاِنْکَارِ الْمُنْکَرِ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَوْتُ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ تُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ

الْمَاءُ النَّبَاتَ قُلْتُ وَفِی الْبَزَّازِیَّةِ اِسْتِمَاعُ صَوْتِ الْمَلَاهِیْ کَضَرْبِ قَصَبٍ وَّنَحْوِهٖ حَرَامٌ لِقَوْلِهٖ

عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِیَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَیْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا کُفْرٌ اَیْ

بِالنِّعْمَةِ فَصَرْفُ الْجَوَارِحِ اِلٰى غَیْرِ مَا خُلِقَ لِاَجْلِهٖ کُفْرٌ بِالنِّعْمَةِ لَا شُکْرٌ فَالْوَاجِبُ کُلُّ الْوَاجِبِ

اَن یَّجتنِبَ کیلا یسمع لِمَا رُوِیَ اَنَّہٗ علیہِ الصّلوۃُ والسّلام اَدْخَلَ اِصبعہٗ فی اُذُنیہِ عِنْدَ سماعہ
وَ اَشعارُ العربِ لَو فیہا ذِکْرُ الفسقِ تُکرَہُ انتہٰی اَو لِتغلیظِ الذّنبِ کما فی الاختیار اَو لِلاِستحلال کما
فی النّہایۃِ اور حرام ہی کھولنا محل زینت کو آگے نامحرمون کے اور دکھانا اوسکا اللہ صاحب نے کلام مجید کے
اٹھارویں سیپارے سورہ نور مین فرمایا وَقُل لِّلمُؤمِنَاتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِہِنَّ وَیَحفَظنَ فُرُوجَہُنَّ
وَلَا یُبدِینَ زِینَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنہَا وَلیَضرِبنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوبِہِنَّ وَلَا یُبدِینَ زِینَتَہُنَّ اِلَّا
لِبُعُولَتِہِنَّ اَو اٰبَآئِہِنَّ اَو اٰبَآءِ بُعُولَتِہِنَّ اَو اَبنَآئِہِنَّ اَو اَبنَآءِ بُعُولَتِہِنَّ اَو اِخوَانِہِنَّ اَو بَنِی اِخوَانِہِنَّ اَو بَنِی
اَخَوَاتِہِنَّ اَو نِسَآئِہِنَّ اَو مَا مَلَکَت اَیمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِینَ غَیرِ اُولِی الاِربَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفلِ
الَّذِینَ لَم یَظہَرُوا عَلٰی عَورٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضرِبنَ بِاَرجُلِہِنَّ لِیُعلَمَ مَا یُخفِینَ مِن زِینَتِہِنَّ
وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَ المُؤمِنُونَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ مولوی عبد القادر صاحب مرحوم نے اس آیہ کریمہ کے
فائدہ مین لکھا ہی سنگار مین سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو کہا جیسے چٹی کپڑے اور ٹپی یا پوش یا یہ کہا عورت کو
منہ تھوڑا سا اور ہاتھ کی اونگلیان اور پاؤ کا پنجہ کھولنا درست ہی ناچاری کو پھر ہاتھ کی مہندی کہلے گی
یا آنکھ کا کاجل یا اونگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈہانکنا ضرور ہی غیر سے مگر اپنے محرمون سے چھاتی سے
زانو تک اور اپنے عورتین جو نیک چال کی ہون اور اونسے بھی اتنا ضرور ہی اور بدراہ عورتون سے کنارہ
پکڑنا اور کمیری جنکو غرض نہین وہ کہ کھانے اور سونے مین غرق ہین شوخی نہین رکھتے اور لڑکا دس برس تک
اور اپنا غلام بھی محرم ہی بہت علما کے نزدیک اور پانون کی دہمکی سے معلوم ہوتی ہین گھونگھرو یا گوجرے
اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے ننگی برابر ہی اور اتنا بھی نہ کہلے تو بہتر ہی تمام ہوئی عبارت فائدہ کی
اور راقم کہتا ہی کہ اگر عورت اجنبیہ ہو اور یہ شخص امین شہوت سے نہو تو منہ اور ہتیلی بھی نہ دیکھی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَن نَظَرَ اِلٰی مَحَاسِنِ امرَأَۃٍ اَجنَبِیَّۃٍ عَن شَہوَۃٍ صُبَّ فِی عَینَیہِ
الآنُکُ یَومَ القِیٰمَۃِ یعنی جسنے دیکھا طرف منہ عورت اجنبیہ کے شہوت سے گرا جائیگا اوسکے دونون
آنکھون مین دن قیامت کو سیسہ پگھلا ہوا اور یہی ہی حکم مس اور چھونے منہ اور ہتیلی کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مَن مَسَّ کَفَّ امرَأَۃٍ لَیسَ مِنہَا بِسَبِیلٍ وُضِعَ عَلٰی کَفِّہٖ جَمرَۃٌ یَومَ القِیٰمَۃِ یعنی جسنے
چھوئی ہتیلی ایک عورت کی کہ نہ اوسکی مملوکہ ہی اور نہ منکوحہ رکھی جائیگی دن قیامت کے اوسکی ہتیلی پر
چنگاری اور یہ حکم نسبت اوس عورت کی ہی جو جوان ہو نہ بوڑھی کیونکہ مصافحہ اوس سے درست ہی
اور مس اوسکا جائز کیونکہ خوف فتنہ نہین اور ابو بکر صدیق رضہ نے بعض عجائز کے ساتھ مصافحہ کیا اور
اسیطرح عبد اللہ بن زبیر سے اور جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت سے موضع مرض کو بقدر ضرورت

اور اسی طرح جائز ہی دیکھنا قابلہ اور ختان کا اور حتی الامکان چھپاوے نظر کو دیکھنے مقام زینت عورت اجنبیہ سے اور جائز ہی دیکھنا عورت کا مرد سے اوس موضع کا جسکا دیکھنا مرد کو جائز ہی یعنی وہ جگہ جو ستر سے نہین ہی اور اسیطرح جائز ہی دیکھنا عورت کا عورت سے اوس موضع کا کہ اوسکو مرد نظر کرتا ہی اور اسیطرح جائز ہی مرد کو دیکھنا مقام مخصوص اپنی لونڈی کا کہ وہ اسپر حلال ہو اور یہی حکم ہی اوسکی زوجہ کا اور اسیطرح دیکھنا تمام بدن دونون کا شہوت اور بلا شہوت حلال ہی اور اصل اسمین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غُضَّ بَصَرَكَ إِلَّا عَنْ أَمَتِكَ أَوِ امْرَأَتِكَ یعنی چھپا اپنے بصر کو غیرون سے نہ اپنے لونڈی اور بی بی سے مکر اولی ترک رویت ہی دونون کے لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعِيْرِ یعنی جب آئے ایک تمہارا اپنی بی بی کے پاس پس چاہیے کہ حتی الامکان پردہ کرے اور برہنہ نہوں مانند برہنگی حمار وحشی کے اور سوائے اسکے کثرت رویت عورت مورث نسیان ہی جیسا کہ مروی ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مَنْ أَكْثَرَ النَّظَرَ إِلَى سَوْءَةٍ عُوقِبَ بِالنِّسْيَانِ یعنی جسنے کثرت کی دیکھنے شرمگاہ عورت کی عذاب کیا جائیگا نسیان کے ساتھہ اور بعض شمائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہ دیکھا کبھی اپنا شرمگاہ اور نہ چھوا اوسکو داہنے ہاتھہ سے پس جو شخص اپنی شرمگاہ کے دیکھنے مین ایسا محتاط ہو تو غیر کا شرمگاہ کب دیکھیگا اور ابن عمر رض فرماتے ہین اولی یہ ہی کہ دیکھے شرمگاہ اپنی عورت کو تا بخوبی لذت حاصل ہو **مسئلہ** دیکھے مرد ذوات محارم سے مُنہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیان اور دونون بازو اور نہ دیکھے پیٹ اور پیٹھہ اور ران اونکی **مسئلہ** مس اوس موضع کا محارم سے جسکا دیکھنا جائز ہی لاباس بہ ہی بخلاف اجنبیہ اور اوسکی ہتیلی کے کہ مس اوسکا مباح نہین اگرچہ نظر مباح ہی کیونکہ شہوت مس کا ملہ ہی لیکن جب کہ خائف ہو اوسپر اپنے نفس پر اور جانتا ہی کہ تھم نہ سکیگا شہوت سے تو نہ دیکھے اور نہ چھوی لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ یعنی فرمایا علیہ السلام نے دو آنکھین زنا کرتی ہین اور اون دونو کا زنا نظر ہی اور دونون ہاتھہ زنا کرتے ہین اور یہ زنا اونکا اخذ اور بطش ہی اور حرمت زنا سے محارم اغلظ ہی پس بچنا اوس سے ضروری ہی **مسئلہ** خلوت اور مسافری محارم کے ساتھہ جائز اور لاباس بہ ہی لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا یعنی واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ سفر کرے عورت زیادہ تین دن اور تین رات سے مگر کہ ہو ساتھہ اوسکے اوسکا شوہر یا ذو رحم محرم وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مِنْهَا بِسَبِيْلٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ اور واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبردار ہو ہرگز تخلیہ نکرے مرد ساتھہ اوس عورت کے کہ وہ محارم سے نہو کیونکہ تیسرا اون دونون کا شیطان ہی **مسئلہ** اجنبیہ کے ساتھہ کلام

نکرے لیکن اگر ضعیفہ ہو اور چھینکے یا سلام کرے تو تشمیت اور رد سلام اوسپر جائز ہی اور جوان ہو تو جائز نہین کذا فی الدر المختار مسئلہ جائز ہی دیکھنا مرد کا مملوکہ غیر کو اوس جا کہ جائز ہی دیکھنا اوسکا اوسکے محارم سے یعنی وجہ اور سر اور سینہ اور ساقین اور دونون بازو اوسکے اور تہے عمر رضی اللہ عنہ جب دیکھتے کسی باندی کو چڑہ پوش تو مارتے اوسکو درہ اور فرماتے گرا اپنے منہ سے اوڑہنی ای گندہ بغل آیا مشابہت کرتی ہی تو ساتھہ بیبیون کی مسئلہ مس موضع نظر کا باندیون سے لاباس بہ ہی جب ارادہ خرید کا ہو گو کہ این شہوت سے ہو لمکان الضرورۃ مسئلہ خصی کو نظر جانب اجنبیہ کے مباح نہین کیونکہ وہ مانند غیر خصی کی ہی نظر مین مسئلہ جائز نہین بندیکو کہ دیکھے سید اپنے سے مگر اوس جا کہ جائز ہی اجنبی کو دیکھنا اوسکا اوس سے مسئلہ دیکھے عورت اجنبیہ سے منہ اوسکا اور دونون ہتیلی اوسکی فقط اور بندہ اوسکا مانند اجنبی کے ہی پس دیکھے منہ اوسکا اور دونون ہتیلی اوسکی فقط اور آمد و شد رکھے پاس اوسکے بلا اذن اوسکے اجماعا اور سفر نکرے ساتھہ اوسکے اجماعا کذا فی الدر المختار منقولا عن الخلاصہ اور نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی نظر کرے اور دیکھے مثل محرم کے پھر اگر خوف شہوت ہو تو نہ دیکھے اوسکے منہ کو مگر پس حلت نظر مقید بعدم شہوت ہی ورنہ دیکھنا اوسکا حرام ہی اور یہ حکم اگلے زمانے کا ہی لیکن ہمارے زمانے مین منع کیا جائیگا جوان عورتون سے کذا فی الدر المختار منقولا عن القہستانی وغیرہ مگر دیکھنا نہ چھونا عند الحاجت جائز مانند قاضی اور گواہ کے کہ حکم کرتا اور گواہی اوسپر دیتا ہی اور اسی طرح جائز ہی دیکھنا اوسکا اوسکو جو ارادہ نکاح رکھتا ہی اگرچہ بشہوت ہو بہ نیت سنت نہ بہ نیت قضای شہوت مسئلہ نظر عورت مسلمہ کی عورت سے مانند نظر مرد کے مرد سے جائز ہی اور ذمیہ مثل مرد اجنبی کی ہی صحیح تر مذاہب مین پس نہ دیکھے بدن مسلمہ کو مسئلہ جو عضو کہ جائز نہین دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونے بدن سے جائز نہین دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونے بدن سے اگرچہ بعد موت ہو مانند بال زیر ناف اور بال سر عورت کا اور ہڈی گھٹنے کی جو مردہ ہی اور ہڈی پنڈلی اور ناخن پانو کے نہ ہاتھہ کے کذا فی الدر المختار منقولا عن المجتبی ولیکن ہذا آخر الرسالۃ ولہ الحمد فی الاولی والآخرۃ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

تمت

خدا کے فضل سے رسالہ نصیحۃ العوام مع تنبیہ الخواص ستر کے بیان مین باہتمام محمد عبد الرحمن کے مطبع نظامی میں مہینے رمضان شریف ۱۲۸۰ ہجری میں چھپا

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان

العبد

مطبع نظامی ... چھپا ہوا ... کی گئی

قطعات تاریخ تصنیف

ایضاً

ایضاً